JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 40, Issue No.02

JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Asif
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 333 6062921

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
muhammadasif12@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

TITLE OF THE PAPER

شفیق الرحمان کی مزاحیہ کردار نگاری میں تہذیب و ثقافت اور مغربی معاشرت کی عکاسی

AUTHOR(S)

* **Dr. Muhammad Khurshid Ali**
S.S.T. Urdu,
Govt. Modal School, Gulgasht, Multan

CONTACT

* khurshidali.urdu@gmail.com

HISTORY OF THE PAPER

Received on: December 03, 2024
Accepted on: December 28, 2024
Published on: December 31, 2024

DETAIL(S)

Volume No. 40, Issue No. 02, Page No: 164-175
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2024. ©Journal of Research (Urdu) 2024.
This publication is an open access article.

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

* ڈاکٹر محمد خورشید علی

شفیق الرحمان کی مزاحیہ کردار نگاری میں تہذیب و ثقافت اور مغربی معاشرت کی عکاسی

Shafiqul-ur-Rehman's humorous characterization reflects civilization and Western society

ABSTRACT

Shafiqul-ur-Rehman was influenced by the mixed and luxurious atmosphere of Europe and the colorful atmosphere has been present in his fictions from an early age. And in my personal life, there is a hint of Western fundamentalism. He has fed the blossoms of imagination and romance in his writings and has acquainted the reader with the expansive mood. Even in martial law he was laughing and making others laugh. He was a beloved writer of the young generation. And the heart was captivating. Shafiq-ur-Rehman's writings, which evoke excitement, infatuation, emotional and romantic angles, make the readers laugh uncontrollably. They give good comments on various aspects of our lives.

KEYWORDS

Shafiqul-ur-Rehman, Humorous characterization, Civilization, Western Society.

ادیب فنکار مختلف طریقوں سے تہذیب و ثقافت کو بیان کرتے ہیں ان سے یہ توقعات وابستہ ہوتی ہیں کہ وہ معاشرے کی اصلاح کا بیڑہ اُٹھائیں گے اب یہ اس کی ذات پر منحصر ہے کہ وہ اپنے وقت اور عہد کے معاشرتی حقائق اور سماج کے اصلی خدوخال کو دیانتداری کے ساتھ پیش کرتا ہے یا حق اور سچ کی وادی سے دور کسی باطل کی نگری میں اپنا قیام کرتا ہے ادیب کا فرض تو یہ ہے کہ اپنے ماحول کے فنی تصورات علامات ، اقدار، روایات اور فکری سرمایہ سے فائدہ اُٹھائے اور معاشرے میں موجود رسم و رواج، اقدار و معیار، اعتقادات یعنی معاشرت اور تہذیب و ثقافت کو ادبی فن پاروں کے ذریعے پیش کرے۔اس کی تخلیقات میں اس کے معاشرہ کی ثقافت کی عکاسی ہو، معاشرتی زندگی کی مختلف سطحوں کی

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

جھلک ہو، معاشرے کی روایات، ملبوسات اور آداب نشست و برخاست ہوں۔ کیونکہ ادب معاشرہ کا وسیلہ اظہار ہے اور ادیب کسی بھی معاشرہ و ثقافت کا سب سے اچھا مبصر اور نقاد ہوتا ہے جو مختلف طریقوں سے معاشرتی ثقافت کو صفحہ قرطاس پر پھیلا دیتا ہے۔ ایک ہی زمانے یا ایک ہی علاقے کی طرز معاشرت، رہن سہن، رسم و رواج، معاشرتی، مذہبی یا ثقافتی پہلوؤں کو مختلف ادیب مختلف طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ مشہور افسانہ نگار، سفر نامہ نگار، مترجم، سرجن جنرل، ادیب، ایڈمنسٹریٹر اور خاص طور پر اردو ادب کے مزاح نگار شفیق الرحمان (1920تا2000) نے مزاحیہ کرداری نگاری کے ذریعہ ثقافت کو کس انداز سے پیش کیا ہے برمحل ہوگا اگر تہذیب و ثقافت کا مفہوم واضح کر دیا جائے۔

"تہذیب" عربی زبان کا لفظ ہے مختلف لغات میں اس کے معنی کچھ یوں درج ہیں۔ کفایت اُردو لغت کے مطابق؛

"ا۔ شائستگی، خوش اخلاقی، انسانیت، آدمیت، شرافت، اہلیت، لیاقت۔

۲۔ آراستگی، صفائی، پاکی، درستگی، اصلاح۔

۳۔ سوسائٹی کے اُصول اور رسم ورواج۔"(1)

فیروز اللغات کے مطابق:

ا۔ آراستگی، خوش اخلاقی، جمع تہذیبوں(2)

تہذیب کسی گروہ انسانی کے زندگی بسر کرنے کا طریقہ ہے اس میں معاشرے کی طرز بود و باش، رسومات، فن تعمیر، ادب، مصوری، موسیقی، فنون لطیفہ شامل ہیں۔ تہذیب معاشرہ کی روح ہے یہ معاشرے کی لوگوں کے باہمی میل جول اور رکھ رکھاؤ کے طریقوں اور سلیقوں کا اظہار ہے تہذیب ایک ہمہ گیر اسلوب زیست کا نام ہے۔ ثقافت عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مادہ ث ق ف (ثقف) ہے جس کا مطلب زیرکی، دانائی، کسی کام کرنے میں صداقت اور مہارت ہے۔ مختلف لغات میں عقل مند ہونا، نیک ہونا، کسی طبقے کی تہذیب و تمدن کلچر اس کے علاوہ پاکیزہ کرنا، درست کرنا، تربیت اور نشوونما کا مفہوم بھی لیا جاتا ہے۔ ثقافت میں اقدار، عقائد، رسم و رواج اور معمولات شامل ہیں۔ ثقافت وقت کے ساتھ تیزی سے تبدیل بھی ہوتی رہتی ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی "پاکستانی کلچر" میں ثقافت کے حوالے سے رقمطراز ہیں۔

"میں نے لفظ ثقافت اور تہذیب کے معنی کو یکجا کر کے ان کے لیے ایک لفظ کلچر کا استعمال

کیاہے جس میں تہذیب و ثقافت دونوں کے مفاہم شامل ہیں۔اس کے معنی یہ ہوئے کہ کلچر ایک ایسالفظ ہے جو زندگی کی ساری سرگرمیوں خواہ وہ ذہنی ہوں یاجسمانی، خارجی ہوں یاداخلی احاطہ کرلیتا ہے۔"(3)

یہ کہاجاسکتاہے کہ ہر قوم کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جو رسم ورواج، اخلاق وعادات، مذہبی عقائد، ذہنی، رجحانات اور طرز معاشرت ہے۔ وہ ثقافت میں شامل ہے۔ ثقافت میں کسی ملک یا علاقے کے مخصوص حالات، جغرافیائی کیفیت، باشندوں کی ذہنی وجسمانی خصوصیات، مذہبی عقائد، تدیخی وسیاسی ارتقاء، اقتصادی حالت اور تہذیبی اثرات کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ثقافت قوم کی خصوصیات اور ملکی حالات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ڈاکٹر عبارت بریلوی کے مطابق:

"ثقافت میں رہن سہن، آداب معاشرت اور ذہنی وفکری ماحول کی چلتی پھرتی تصویریں بے نقاب نظرآتی ہیں۔"(4)

ثقافت سے مراد کسی معاشرے کاطرز تمدن ہے اس میں زندگی کے تمام تریعنی اقتصادی، سیاسی، جذباتی اور جمالیاتی پہلو شامل ہیں۔ زندگی گزارنے کے مجموعی سلیقے کو ثقافت کہتے ہیں۔

شفیق الرحمان کے ہاں مزاحیہ کردار نگاری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ان کرداروں کو اُنہوں نے حقیقت کا روپ دیا ہے۔1920 کلانور ضلع روہتک میں پیدا ہوئے والدہ سے عربی اور فارسی پڑھی۔ تعلیم کے مختلف مدارج طے کرکے 1942ء میں ایم۔بی۔بی۔ایس۔(MBBS) کاامتحان پاس کرلیا۔لاہور کے میوہسپتال میں چندماہ تک House Physician کے طور پر جاب کی۔ انڈین میڈیکل سروس جائن کی اور بطور لیفٹیننٹ فوج میں شامل ہوگئے۔ 1947ء میں پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی شفیق الرحمان کی خدمات پاکستان آرمی میدیکل کور کے سپرد کردی گئیں۔ 1979ء میں سرجن ایئر اڈمرل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔1980ء میں "اکادمی ادبیات" کے پہلے چیئرمین مقرر ہوئے اور چھ سال 1986ء تک خدمات سرانجام دیں۔وجیہہ وشکیل، دراز قد، سرخ، سفید، کسرتی، چاق و چوبند، خوبصورت جسم اور توانادماغ کے مالک شفیق الرحمان کی مجموعی زندگی کو اشفاق احمد ورک یوں بیان کرتے ہیں:

"شفیق الرحمان ــــ سرجن ائیر ایڈرل کے عہدے تک ترقی، دُنیا بھر کی سیر، اکادمی ادبیات کی پہلی چیئرمین شپ، ستارہ امتیاز، راولپنڈی میں اپنی ضروریات اور مرضی کے

مطابق تیار کیا ہوا اچھا گھر، ایک اچھی اور معروف فیملی میں شادی۔۔۔۔۔بچوں کی اچھی تعلیم، بہترین ملازمتیں، مثالی حالات۔" (5)

ان کے مزاج میں ایک رانگڑ راجپوت کی انا گیری اور برٹش اخلاقیات کا رکھ رکھاؤ موجود تھا۔ غیر متنازع ادیب تھے ان کی شہرت کا گراف ہمیشہ بلندیوں پر رہا۔ان کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں ۔ سرجن، فوجی، سیاح، لطیفہ باز، منفرد ادیب اور مزاح نگار وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے ۔ہنستی مسکراتی، شوخ وشنگ، خوبصورت ظریف تحریروں کے خالق شفیق الرحمان مسکراہٹوں اور قہقہوں کے علمبر دار تھے وہ ایک عہد ساز مزاح نگار تھے جو اپنی کتابوں میں ہمیشہ زندہ ہیں۔ بقول ڈاکٹر انور سدید:

"شفیق الرحمان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ماحول پر کبھی زہر خند نظر نہیں ڈالتے۔ بلکہ ایک صحت مند انسان کی طرح تلخ حقائق سے مسکراہٹیں تلاش کر لاتے ہیں اور دُکھ کے اندھیروں میں اُمید کی شمع روشن کر دیتے ہیں۔ شفیق الرحمان نے ہمارے بیمار معاشرے کو بڑی وافر مقدار میں آکسیجن اور فی کس مسکراہٹیں عطا کیں۔" (6)

شفیق الرحمان کو یورپ کے مخلوط اور پر تعیش ماحول نے متاثر کیا اور اوائل عمر سے ہی رنگین ماحول ان کے افسانوں میں موجود ہے۔اور ذاتی زندگی میں مغرب کی کٹر اُصول پسندی کی جھلک نظر آتی ہے۔اُنہوں نے تخیل اور رومان کے شگوفے اپنی تحریروں میں کھلائے ہیں اور قاری کو انبساط افزا کیفیت سے آشنا کیا ہے مارشل لاء کے دور میں بھی وہ خود ہنس رہے تھے اور دوسروں کو ہنسا رہے تھے وہ نوجوان نسل کے محبوب ادیب تھے ان کی شگفتہ نگاری انوکھی اور دل موہ لینے والی تھی۔ شگفتگی، لاأبالی پن، جذباتی اور رومانوی زاویوں کو اُبھارنے والے شفیق الرحمن کی تحریریں پڑھنے والوں کو بے اختیار ہنسنے پر مجبور کر دیتی ہیں وہ ہنسی ہنسی میں ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اچھی خاصی رائے زنی کرتے ہیں۔ کلیم اختر ان کی مزاح نگاری کے متعلق لکھتے ہیں:

"اُردو کے مزاحیہ ادب میں شفیق الرحمان ایک معتبر نام ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ جدید مزاحیہ ادب میں ان کا نام سر فہرست ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔۔۔۔۔ان کا شمار مزاحیہ ادب کے معماروں میں ہونے لگا ہے۔ شفیق الرحمان شگفتہ نگاری میں اس طرح "استاد" مانے جانے لگے جیسے غزل میں میر و غالب۔" (7)

شفیق الرحمان مزاح نگار ہونے کے ساتھ ساتھ زندگی کے حقائق کے ترجمان اور عکاس ہیں ان کا تفریحی اور زاعفرانی اسلوب دائمی شہرت کا باعث بنا۔ان کی تحریروں میں نوعمری کا لاا ُبالی پن، رومانیت، تفریحی مزاح، ذاتی تجربات، اور خودساختہ لطائف اور پر فضاء مقامات ہیں۔ تحریر کی شوخی اور چلبلے پن کے باعث ایک تازگی، اور شاگفتگی کا احساس ہوتا ہے۔ شفیق الرحمان کی درجن بھر کتابیں ان کی ظرافت اور شوخ رنگوں کا خوبصورت امتزاج ہیں۔مزاحیہ کردار نگاری کے حوالے سے ان کے مشہور کردار شیطان (روفی)، مقصود گھوڑا، بڈی، رضیہ، حکومت آپا ہیں۔ان کرداروں کی خاص بات یہ ہے کہ سب نوعمر کردار ہیں ان کرداروں کے ذریعے نوجوانوں کے رومانوی رویوں کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ شفیق الرحمن کو گریجویٹ مزاح نگار کہا جاتا ہے اُنھوں نے مزاح کو عوامی سطح پر لا کھڑا کیا۔ان کے کردار واقعاتی مزاح پیدا کرتے ہیں۔ وہ اپنے حلیے، حرکات، سکنات سے ”خوجی“، ”حاجی بغلول“ جیسے نہیں اور نہ ہی ”قاضی جی“ یا ”چچا چھکن“ جیسے بزرگ ہیں۔ شفیق الرحمان کے کردار نوجوانوں کی دل کی دھڑکنوں کو سمجھنے والے ہیں وہ مضحک نظر نہیں آتے وہ معقول اور مناسب رویوں سے مسکراہٹوں کی پھلجڑیاں بکھیرتے ہیں اور مضحک کیفیت کو جنم دیتے ہیں۔ شفیق الرحمان کے کرداروں کی اصل حقیقت کچھ یوں ہے کہ:

> ”شفیق الرحمان نے اُردو ادب کو مقصود گھوڑا، شیطان اور بڈی جیسے کردار بھی عطا کیے جن کی بوالعجبیاں پڑھنے والوں کو بے اختیار مسکرانے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ بعد میں اُنھوں نے اخبارات کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ یہ سب اصل کردار تھے اور ان کے دوست تھے۔“(8)

ان کا معروف کردار ”شیطان“ ہے اگر اس کا تجزیاتی مطالعہ کریں تو کسی حد تک اس میں ”خوجی“ کے جراثیم ضرور نظر آئیں گے یہ بھی خوجی کی طرح عورتوں پر ریجھتا ہے مگر خوجی اور شیطان میں فرق یہ ہے کہ خوجی بیوقوفوں کی طرح عورتوں پر عاشق ہوتا ہے اور ہر بار ذلیل ہوتا ہے جبکہ ”شیطان“ کسی حد تک معقول انداز اختیار کرتا ہے اور عورتوں سے عشق لڑاتا ہے دراصل ”شیطان“ کا کردار مغربی معاشرت اور ثقافت کا ترجمان ہے جو پارٹیوں میں جاتا ہے ڈانس اور رقص کی محفلوں اور موسیقی کی دھنوں میں کھو جاتا ہے وہ رومانس کرتا ہے اور اس کا رومانوی انداز اور عشق ہمیں مغرب کی گلیوں میں لے جاتا ہے۔ ”شیطان“ کی شرارتیں اور حرکتیں دوسروں کو ہنسنے پر مجبور کرتی ہیں۔ شفیق الرحمان کا یہ کردار ان کا ایک قریبی دوست اور معروف فزیشن ڈاکٹر سیف الدین ایف آر سی پی (FRCP) ہیں۔ شیطان (روفی) تہذیب یافتہ طبقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے معاشرت کو بیان کرتا ہے۔ ان کے ایک اور کردار

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

”حکومت آپا“ کا تعارف کچھ یوں ہے۔

> ”میں جج صاحب کے ہاں رہتا تھا ہمارا کنبہ بھی وہیں تھا پھر ابا کا تبادلہ ہو گیا۔ روفی بھی وہیں رہتا تھا اور جج صاحب سے ان کا کوئی دور دراز کا رشتہ تھا۔۔۔۔جہاں کنبے کے تمام افراد مجھے اچھے لگتے تھے وہاں ایک ہستی تو بہت عزیز تھی اور وہ تھی رضیہ اور جن سے میں ڈرتا تھا وہ تھی رضیہ کی بڑی بہن جن کا اصلی نام تو اچھا بھلا سا تھا لیکن سب بچے اُنہیں حکومت آپا کہتے تھے۔“(۹)

حکومت آپا کسی حد تک مشرقی کلچر کی نمائندگی بھی کرتی ہیں اور مغربی معاشرت کا بھی حصہ ہیں مثلاً دیہاتی عورتوں کی طرح ہر وقت لڑنا جھگڑنا، شور وغل کرنا ان کی عادت ہے دوسروں پر تنقید کرتی ہیں کسی بات کا ڈھنڈورا پٹوانا ہو تو ”حکومت آپا“ کے کان میں سرگوشی کر دیں فوراً بات سب کو پتا چل جائے گی وہ ایک گستاخ، چھچھوری، چٹوری اور ضدی قسم کی ہیں۔ بزرگوں سے چھیڑ، کسی کی بات نہ ماننا اور اپنا وقت ضائع کرنا اس کی عادت ہے۔ اس کردار کا تجزیاتی مطالعہ اس کو مشرقی دیہاتی عورت ثابت کرتا ہے جبکہ اس کی حرکتوں اور ماحول میں مغربی معاشرت چھپی ہوئی ہے۔

شفیق الرحمن کا ایک اور مزاحیہ کردار جو بات بات پر لطیفے سُناتا ہے اور واقعات کو مرچ مصالحے لگا کر پیش کرتا ہے۔ وہ ہے ”بڈی“ یہ اصل میں شفیق الرحمن کے دوست ”کرنل ہیریسن“ ہیں۔ ان کا تعارف ان کے مشہور مضمون ”ترپ چال“ میں ان الفاظ میں ہے۔

> ”بڈی ایک موٹا تازہ ہنس مکھ امریکن تھا جو اتفاق سے ہمیں سینما میں مل گیا اور بہت جلد گہرا دوست بن گیا وہ کئی سال سے ہندوستان میں تھا کبھی کبھی ہم اسے آڑی ٹوپی، شیروانی، اور چوڑی دار پاجامہ پہنا کر مشاعروں میں لے جایا کرتے۔“(10)

یہ کردار جہاں قاری کے لیے تفریح کا سامان مہیا کرتا ہے وہاں اس کی عادتیں امریکن کلچر کو بھی پیش کرتی ہیں۔

”مقصود گھوڑا“ ایک کم گو اور خاموش طبیعت کا مالک کردار ہے۔ ضدی اتنا کہ وہی کرتا ہے جو اس کا دِل چاہے گپ مارنے میں کوئی اس کا ثانی نہیں عجیب وغریب تراکیب استعمال کرتا ہے اور لڑکیوں کو پھنسنے کے اکثر طریقوں میں بری طرح فیل ہوتا ہے۔ شیطان (روفی) کا دوست ہے اور اکثر اوقات اس کو بھی مشورے دے کر زلیل کرواتا ہے۔

"مقصود گھوڑا" دراصل مقصود علی خان ایم ایس سی ہیں جو کہ شفیق الرحمان کے دوست اور ماہر نباتات تھے۔

شیطان، مقصود گھوڑا اور بڈی کی آپس کی چھیڑ چھاڑ اور حرکتیں جہاں قاری کے لیے انبساط کا ذریعہ ہیں وہاں مغربی تہذیب و ثقافت اور معاشرت بھی ہمارے سامنے آتی ہے۔ شیطان کو درجنوں عشق ہوتے ہیں جو مغربی سوسائٹی کی

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

معاشرت کی طرف اشارہ ہیں۔یہ کردار زندگی کے جذباتی اور رومانی پہلوؤں، ولولہ اور پیار کو روحانی داستان کے بردے میں بیان کرتے ہیں۔ان کا انداز رومانی ہیرو کا ہے جس سے ہر نوجوان شخص گزرتا ہے۔ایک اور مزاحیہ کردار ''شیطان کی خالہ'' کا ہے جو ڈاکٹری علاج کی بجائے ٹونے ٹوٹکوں پر اعتماد رکھتی ہے یہ کردار ہمیں دیہاتی اور ان پڑھ قسم کی دیہاتی عورتوں کی نفسیات کا ترجمان لگتا ہے۔یہ کردار گھروں میں موجود ایسی بزرگ خواتین کا نمائندہ ہے جو ترقی یافتہ ڈاکٹری علاج کو بُرا سمجھتی ہیں آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی ایسی خواتین عورتیں ضرور گھروں میں موجود ہیں جن کا اعتقاد ٹونے اور ٹوٹکوں پر ہے یہ ٹونے ٹوٹکے ہماری معاشرت کا حصہ ہیں۔شفیق الرحمان کے ہاں ایسے چھوٹے چھوٹے نیم مزاحیہ قسم کے کردار ہماری معاشرت کے عکاس ہیں ان کی کتاب ''حماقتیں'' میں شامل مضمون ''تعویز'' میں امجد کا کردار جو سمجھتا ہے کہ اس کی ناکامیاں تعویز کی بدولت کامیابیوں میں بدل رہی ہیں۔ تعویز، ٹونے ٹوٹکے، دم درود، جادو، جھاڑ پھونک وغیرہ عام طور پر دیہاتی معاشرت اور ماحول کی ترجمانی ہے۔پیروں فقیروں اور سنیاسیوں پر اعتقاد، نیک اور بُرے شگون ہماری معاشرت اور تہذیب کا حصہ ہیں۔شفیق الرحمان نے مذہب کے نام پر مذہب کو بدنام کرنے والوں، جھوٹے پیروں فقیروں، ٹونے ٹوٹکے اور تعویز گنڈوں پر اعتماد کرنے والے لوگوں کو ہلکے پھلکے طنزیہ انداز میں کرداروں کے ذریعے سمجھایا ہے کہ یہ خوش اعتقادی سوائے وہم کے کچھ نہیں ہے۔

مغربی طرز زندگی میں مخلوط کلب کلچر کا حصہ رہے ہیں اُس کلچر کی نمائندگی ان کی کتاب ''حماقتیں'' سے ہوتی ہے جس میں الٹرا ماڈرن سوسائٹی کے ماحول کو پیش کیا گیا ہے۔اس میں ایک شگفتہ کردار ''موڈی جونز'' کا ہے جو بچپن سے ہی عاشق مزاج ہے۔موڈی کا دوست ''شارٹی'' اور اسی طرح ''پوزی'' اور ''فیٹی'' موٹے تازے اور مسخرے قسم کے کردار ہیں۔لڑکیوں میں ''جولی''، ''روزی'' اور ''لنزا'' ہیں ''انوپم'' اور ''راج'' کے کردار بھی مغربی طرز معاشرت کو پیش کرنے والے کرداروں میں شامل ہیں۔

ڈاکٹر روف پدیکھ شفیق الرحمن کے کرداروں کے بارے رائے دیتے ہیں۔

> ''شفیق الرحمان کے ہاں بہر حال ایک نیا زاویہ ایک نیا نقطہ نگاہ ضرور ملتا ہے۔جو بڑی حد تک کھلنڈرے پن کا نتیجہ ہے۔کھلنڈرے پن کے اس تاثیر میں ان کے بعض دلچسپ کردار اضافہ کردیتے ہیں۔''(11)

شفیق الرحمان کی کتاب ''پچھتاوے'' کے مضمون ''منزل'' میں چھوٹے چھوٹے مزاحیہ کردار موجود ہیں جن میں سے

ایک ”ماسٹر صاحب“ جوانتہائی درجے کے کنجوس ہیں تعلیمی ماحول کا ترجمان ہے۔

”جینی“ کوئی مزاحیہ کردار نہیں ہے لیکن شفیق الرحمن نے جس طریقے سے ”لیلیٰ“ ایک مشرقی لڑکی کو مختلف مراحل سے گزار کر ”جینی“ بنایا ہے وہ معاشرے کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ ہے اس کردار کے ذریعے مردوں کے ہرجائی پن اور بیمار نفسیات پر طنز کیا گیا ہے۔ جینی کو ضرورت کے تحت استعمال کرنے والے کردار پائلٹ، جی پی، بنگالی ڈے، کامریڈ، کیسزی، ہیں جو جینی کو محبت کے جال میں پھنسا لیتے ہیں مگر کوئی بھی شادی نہیں کرتا یوں لیلیٰ مشرقی لڑکی ”جینی“ کا روپ دھارتی ہے اور غریبوں کی مدد کرنے کے لیے امیروں سے فلرٹ کرتی ہے۔ یہ کردار مغربی طرز زیست کو سامنے لاتا ہے اور باقی کردار مغربی معاشرے کی چلتی پھرتی تصویریں ہیں جہاں عورت سے فلرٹ کرنا تہذیب کا حصہ ہے اور عورت محض کھلونے کی حیثیت رکھتی ہے۔ مغربی معاشرہ کیا مشرقی معاشرہ میں بھی ایسے دغا باز، دھوکے باز اور فلرٹ لوگوں سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ڈاکٹر اشفاق احمد ورک شفیق الرحمان کی کتاب ”پچھتاوے“ کے کرداروں کے بارے رقمطراز ہیں:

> ”ان افسانوں میں شفیق الرحمان کی کردار نگاری اپنے عروج پر ہے مزاح کا عنصر دبا دبا سا ہے۔ جس کی وجہ سے افسانوی تقاضے بہتر انداز سے پورے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔“(12)

مغربی طرز معاشرت میں محبت کے نام پر حرص کا جو کھیل کھیلا جاتا ہے اس میں مرد اور عورتیں دونوں قسم کے کردار شامل ہیں۔ مشرقی عورتوں کے حوالے سے لالچی اور حرص کی ماری ”سفینہ“ کا کردار ہے۔ جو حیلے بہانوں سے مرد ذات کو پھانس کر اپنے کام نکلواتی ہیں۔

شفیق الرحمان کے کردار رنگا رنگ گلدستہ کی مانند ہیں جن میں ہر رنگ کا پھول ہوتا ہے کچھ سمجھدار اور سنجیدہ قسم کے کردار کچھ نیم مزاحیہ اور کچھ مزاحیہ یہ کردار کی اپنی انفرادیت ہے۔ ”ڈینیوب“ سفر نامہ میں ”مجدہی“، ”ہمیل“ اور ”دلبر“ کے کردار دلچسپ اور معاشرت کے عکاس ہیں ”دجلہ“ میں ”برٹن“ کا کردار اور ”جرجیس“ کا کردار بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ شفیق الرحمن نے کردار نگاری سے خاصہ کام لیا ہے وہ مختلف کرداروں سے ثقافت کو پیش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ان کی تحریروں میں سٹیفن لی کاک، مارک ٹوین، چسٹرٹن، جیروم، پرسٹیلے اور پی جی وڈہاوز کی چھاپ نظر آتی ہے۔ مغربی ادب سے اُنھوں نے بہت استفادہ کیا ہے کردار نگاری میں ان کے مزاحیہ کردار مغربی گلیوں

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

میں گھومتے ہیں، رقص کرتے ہیں، موسیقی کے دلدادہ ہیں، آزادی سے رہتے ہیں، پارٹیاں کرتے ہیں۔ مغربی ثقافت اور رومانی ماحول ان کے افسانوں کی جان ہیں۔ ان کے افسانوں میں لڑکیوں کی تعریفیں جیسے ان کے گلابی رسیلے ہونٹ، شگفتہ رُخسار، ساحر آنکھیں، سیاہ، بال، محبوب نگاہیں اور مسکراتے چہرے ہیں وہاں بے فکری اور عیاشی کی محفلیں ہیں پیانوں کے نغمے ہیں، موسیقی ہے، نشہ ہے، شراب کی بوتلیں اور جام ہیں یہ سب مغربی ثقافت ہے اور ان محفلوں میں شیطان، بڈی، مقصود گھوڑا نظر آئیں گے جو کہ اس تہذیب و ثقافت کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کرداروں کے بارے ایک دانشور کی رائے ملاحظہ ہو:

> "شیطان (روفی) مقصود گھوڑا یا خود مصنف بھی کبھی کبھی اک نوجوان کھلنڈرے کردار کی حیثیت سے اُبھرتا ہے۔ حکومت آپا، نحیفہ اور بڈی کے کردار بھی بزلہ سنجی کے مواقع فراہم کرتے ہیں لیکن یہ کردار کوئی فطری ناہمواری نہیں رکھتے (سوائے حکومت آپا یا دیگر چھوٹے اور غیر اہم کرداروں کے۔ مثلاً نحیفہ، ملغوبہ، جج صاحب وغیرہ) گویا یہ ایک طرح کے مسخرے ہیں جو حماقت کے پردے میں دانش کی باتیں کرتے ہیں۔" (13)

شفیق الرحمان سے قبل بھی مزاحیہ کردار تخلیق ہوئے ہیں اُنھوں نے اپنے ماحول کی عکاسی بھی کی ہے لیکن شفیق الرحمن کی خاصیت یہ ہے کہ اُنھوں نے شیطان، بڈی، مقصود گھوڑا کی صورت میں جس عمر کے نوجوانوں کو پیش کیا ہے ان سے بہتر بہت کم ادیبوں اور افسانہ نگاروں نے نوجوانوں کے احساسات اور جذبات کا ایسا سچا عکس پیش کیا ہے نوجوانوں کی زندگی کی یہ مچلتی ہوئی جگمگاہٹ اور لاأبالی کے رومان کے قصے طرز زیست اور ثقافت کو بھی نمایاں کرتے ہیں۔ وہ بہت سے ادیبوں سے متاثر تھے مگر اپنی انفرادیت قائم رکھی ہے۔ خاص طور پر مزاحیہ کرداروں کی بدولت مشرق و مغرب کی ثقافت کا ایک خاص حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ شیطان ہمیں گلیمرس دُنیا کی سیر کراتا ہے۔ مسائل سے نظریں چرا کر خوشگوار پارٹیوں میں لے جاتا ہے۔ ایک خیالی دُنیا میں ہم اس کے قدم سے قدم ملا کر چلتے ہیں اس کے رومانس مغربی معاشرت کے چہرے سے نقاب اُٹھاتے ہیں۔ ڈاکٹر عقیلہ شاہین لکھتی ہیں کہ:

> "شفیق الرحمان کے ہاں صبیح الزمان صدیقی ہیں ۔۔۔۔ عبدالقدوس ہیں ۔۔۔۔ شیطان ہے ۔۔۔ بڈی ہے ۔۔۔۔ مصنوعی سنجیدگی کا خول پہنے حکومت آپا اور معصوم سی محبت کرنے والی صغرا، رضیہ، ثروت اور جینی، شفیق الرحمان کے یہ سب کردار حقیقی، اصلی اور ان کے قریبی دوستوں کے ہیں۔ جو بے ساختہ مسکراہٹیں مٹھیاں بھر بھر کر بکھیرتے چلے جاتے ہیں۔" (۱۴)

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

شفیق الرحمان نے مزاحیہ کرداروں کے ذریعے جا بجا تہذیبی اور سماجی جھلکیاں دکھائی ہیں یہ الگ بات ہے کہ ان کے افسانوں کا ماحول برصغیر کے مسلم گھرانوں میں نہیں ملتا یہ انوکھا اور اجنبی ماحول داستان کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔ان کی تحریریں خشک اور بنجر دماغ کو بھی تازگی بخشتی ہیں۔ان کے مزاحیہ کردار ثقافت کے آئینہ دار ہیں۔ ہماری سوسائٹی کی عکاسی اور مغربی طرز زیست کے نمونے ان کے ہاں نمایاں ہیں۔یہ کردار خوجی، حاجی بغلول، چچا چھکن سے بالکل الگ تھلگ اور نئے ماحول اور نئے انداز کے کردار ہیں ان کرداروں کی خاصیت یہ ہے کہ یہ اُونچے طبقے کے نمائندہ ہیں ایک ہی ماحول کے پروردہ ہیں ان میں تنوع کا فقدان ہے۔مشرقی اور مغربی ادب کے مطالعے سے ظرافت کی جملہ صورتوں پر شفیق الرحمان کی گہری نظر ہے ان کی درجن بھر کتابوں میں کوئی دل آزار جملہ یا زبردستی ہنسانے والی ترکیب استعمال نہیں ہوئی ان کی تحریریں قاری کو مسرت کے اُڑن کھٹولے میں سفر کراتی ہیں۔ان کے مزاحیہ کردار تہذیب و ثقافت کو پیش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ڈاکٹر فوزیہ چوہدری مزاحیہ کرداروں کا تجزیہ ان الفاظ میں کرتی ہیں:

> ”تمام کردار بڑی حد تک مماثلت رکھتے ہیں وہ سب ایک ہی ماحول کے پروردہ ہیں۔ سب کے سب تہذیب یافتہ طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں ان کی دلچسپیوں اور گفتگو کا مرکز بھی تقریباً ایک ہی جیسی چیزیں ہیں اور یہ اپنے ہاں کے دیسی ماحول اور سماجی حالات سے زیادہ مطابقت نہیں رکھتے۔ شیطان، حکومت آپا، شفیق الرحمان کا اپنا کردار، اور مقصود گھوڑا وغیرہ سب اونچے اور مراعات یافتہ طبقے کے نمائندہ کردار ہیں۔“(15)

یہ کردار مراعات یافتہ اور امیرانہ ٹھاٹ باٹ رکھنے والے خاص لوگوں کی طرز معاشرت کو پیش کرنے میں نمایاں ہیں۔ شفیق الرحمان کے ان کرداروں میں زندگی کی حرارت نظر آتی ہے۔مغربی رنگ میں رنگے ہوئے یہ کردار لباس، وضع قطع، نشست و برخاست میں مکمل طور پر مغرب زدہ ہیں۔ان کرداروں کے کھیل، گفتگو، مزاح کرنے کا انداز، ماحول ہر چیز میں مغربی رنگ ہے۔اگر شفیق الرحمن کے ان مزاحیہ کرداروں کے بدلے میں یہ کہا جائے کہ ان کی بدولت مصنف نے مغربی معاشرت و ثقافت کو پیش کیا ہے تو برمحل ہو گا۔شفیق الرحمان ایک کامیاب اور شگفتہ بیاں مزاح نگار ہیں وہ خالص مزاح کے علمبردار ہیں۔ شگفتگی، تازگی، شائستگی ان کی تحریروں کا خاصہ ہے مزاحیہ کردار نگاری کے ذریعے تہذیب و ثقافت کو پیش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں ان کرداروں کی بدولت مزاحیہ ادب میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ کفایت اُردو لغت،(کراچی: کفایت پبلشرز،2009ء)،ص295

2۔ فیروز اللغات،(لاہور: فیروز سنز لمیٹیڈ،2011ء)،ص422

3۔ جمیل جالبی،ڈاکٹر،پاکستانی کلچر،(اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن،1985ء)،ص42

4۔ کلثوم نواز، رجب بیگ کا تہذیب شعور، مقدمہ، ڈاکٹر عبارت بریلوی،(لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز،1985ء)، ص12

5۔ اشفاق احمد ورک، ڈاکٹر، شفیق الرحمان: شخصیت اور فن،(اسلام آباد :اکادمی ادبیات پاکستان، 2006ء)، پیش لفظ،ص9-10

6۔ انور سدید،ڈاکٹر،اُردو نثر کے چند مزاح نگار،(اسلام آباد: دوست پبلی کیشنز،2012ء)،ص18

7۔ کلیم اختر،شفیق الرحمان : نئے اسلوب کا بانی، مشمولہ؛اُردو کے اہم مزاح نگار(تنقیدی مضامین کا انتخاب)،(لاہور: بیت الحکمت،2012ء)،ص321،322

8۔ انور سدید،ڈاکٹر،اُردو نثر کے چند مزاح نگار(اسلام آباد: دوست پبلی کیشنز،2012ء)،ص20-21

9۔ شفیق الرحمان،شیطان، مشمولہ،شگوفے، مجموعہ شفیق الرحمان(کرنیں،شگوفے، لہریں، مدوجزر،پرواز،حماقتیں)،(لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،2012ء)،ص191

10۔ شفیق الرحمان، شیطان، مشمولہ؛پرواز، مجموعہ شفیق الرحمان(کرنیں،شگوفے، لہریں، مدوجزر، پرواز، حماقتیں)،(لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،2012ء)،ص411

11۔ روف پاریکھ، ڈاکٹر،اُردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی و سماجی پس منظر،(کراچی: انجمن ترقی اُردو،1996ء)، ص295

12۔ اشفاق احمد ورک،ڈاکٹر، شفیق الرحمان: شخصیت اور فن،(اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان،،2006ء)،ص95

13۔ روف پاریکھ، ڈاکٹر،اُردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی و سماجی پس منظر،(کراچی: انجمن ترقی اُردو،،1996ء)، ص298-299

14۔ عقیلہ شاہین، ڈاکٹر، شفیق الرحمن بطور مزاح نگار، مشمولہ؛طنز ومزاح کے تنقیدی اُفق،مرتب، ڈاکٹر شاہد حسین رضوی(لاہور: مکتبہ جدید پریس، 2001ء)،ص250-251

15۔ فوزیہ چوہدری،ڈاکٹر، امام ظرافت، مشمولہ؛اُردو کے اہم مزاح نگار(تنقیدی مضامین کا انتخاب) ،مرتب، اسد اللہ نیاز،(لاہور:بیت الحکمت،2012ء)،ص324-325